کیا ہوتا ہے جب کوئی شخص مرجاتا ہے؟

کیا لوگ ایک بہتر جگہ پر جائیں گے؟

آپ کہاں جائیں گے؟

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ اچھے لوگ جنت میں جائیں گے اور بُرے دوزخ میں۔ زیادہ تر لوگ یہ سوچتے ہیں کہ اگر کوئی شخص زیادہ نیکیاں کرے اور بُرائیاں کم تو وہ جنت میں جائے گا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر وہ قتل کریں اور اِس کے بعد نیکیاں کر کے معافی حاصل کر سکتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر وہ بُرائی کرتے ہیں اِس کے بعد وُہ خُدا کو کہہ سکتے ہیں کہ اے خُدا مجُھے افسوس ہے اور وعدہ کرتے ہیں کے ایسا دُوبارہ نہیں کریں گے تو یہ معاف کردیا جائے گا۔ آپ کیسے جان سکتے ہیں کہ آپ نے کافی نیکیاں کر لیں ہیں یا آپ کیسے جان سکتے ہیں کہ آپ کا معافی مانگ لینا کافی ہے۔

چلیں اِس کو شہری قوانین میں دیکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص نے چوری کی اور لوگوں کو مار ڈالا۔ وہ جج کے سامنے پیش ہوا، عینی شاہدین موجود تھے۔ ایک کیمرا نے اس واقعہ کی فلم بھی بنائی۔ جج اس ملزم سے مخاطب ہوا ''جناب تمام شواہد اور ثبوت آپ کے خلاف ہیں، آپ مجرم ہیں۔ کیا آپ فیصلے سے پہلے کچھ کہنا چاہیں گے تا کہ کوئی فیصلہ دے سکوں''۔ ملزم نے کہا ''میں جانتا ہوں کے آپ ایک اچھے جج ہیں، مجھے چوری اور قتل پہ افسوس ہے۔ میں شرمندگی محسوس کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ نہیں کروں گا۔ مجھے جانے دیں میں آپ کے گھر کی صفائی کروں گا''۔ کیا یہ دلیل کام کرے گی؟

اگر جج انصاف پسند ہے تو وہ قانون کی بالادستی قائم کرے گا اور مجرم کو سزا دے گا، اور کہے گا کہ میں ایک اچھا جج ہوں، یہ ٹھیک ہے کہ آپ کو افسوس ہے، آپ شرمندہ ہیں اور دوبارا ایسا نہیں کریں گے بہرحال میں ایک اچھا جج ہوں اور مجھے قانون کی بالادستی قائم رکھنی ہے۔

آپ ایک قاتل ہیں اور قانون آپ کی موت کا مطالبہ کرتا ہے۔ سو جج ضرور مجرم کو قانون شکنی کی سزا دے گا۔ اگر مجرم جج کو کچھ پیش کر سکتا ہے تو وہ رشوت ہو سکتی ہے۔

آیئے ایک معیار دیکھتے ہیں جو صدیوں سے قائم ہے، شریعت کے دس احکام (خروج 20 باب) یہ وہ احکام ہیں جو خُدا نے حضرت موسیٰؑ کو دیے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ آپ کیسے شخص ہیں؟ جبکہ آپ اِن احکام میں سے صرف دو پہ عمل پیرا ہیں۔ چھٹا حکم یہ کہتا ہے کہ ''تم قتل نہ کرنا'' (خروج 20 باب 13 آیت) آپ نے شاید کسی کو قتل نہیں کیا؟ لیکن المسیح فرماتے ہیں کہ اگر تم بغیر وجہ کے اپنے بھائی سے نفرت کرتے ہو تُو تم سزاوار ہو۔

(متی 5 باب 22 آیت) المسیح فرماتے ہیں کہ ''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں جو کوئی بغیر وجہ اپنے بھائی پر غُصہ ہو گا عدالت کی سزا کے لائق ہو گا، جو اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ آتشِ جہنم کا سزاوار ہو گا۔ دوسرے الفاظ میں اگر آپ نے اپنے پڑوسی پر لعنت کی ہو یا معاف کرنے سے انکار کیا ہو تو روزِ عدالت آپ کا فیصلہ خطرے میں ہے۔

کیا آپ نے کبھی کسی سے نفرت کی؟ یا کبھی کسی کو معاف کرنے سے انکار کیا ہے؟ یا لعنت کی ہے؟ تُو کلام خُدا ظاہر کرتا ہے کہ خُدا آپ کو آپ کے دل میں ایک قاتل کے طور پر دیکھتا ہے، یعنی کہ آپ اپنے دل میں قتل کر چُکے۔ (1 یوحنا 4 باب 20 آیت) خُونی جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

ساتواں حُکم بتاتا ہے کہ تم زنا نہ کرنا۔ (خُروج 20 باب 14 آیت) بہت سارے لوگ اپنی شریکِ حیات کے ساتھ وفادار ہیں تاہم المسیح فرماتے ہیں ''اگر کُوئی شخص کسی عورت کو بُری نگاہ سے دیکھتا ہے وہ اپنے دل میں اُس سے زنا کر چُکا ہے''۔ (متی 5 باب 28 آیت) کیا آپ نے کبھی کسی سے ایسی حرص یا ہوس رکھی ہے؟۔ آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا کیسا محسوس کرتے ہیں جُو آپ کی بیوی یا بیٹی کے بارے میں بُرے خیالات رکھتا ہے۔ آپ اُس شخص کو بُرا آدمی کہیں گے، اُس پہ غُصہ کریں گے۔ خُدا اُس شخص کے بارے میں ایسا ہی محسوس کرتا ہے۔ جُو دِل میں ہوس، بُری خواہشات اور بُرے خیالات رکھتا ہے۔ اگر آپ نے کبھی ایسی ہوس اور بُری خُواہشات رکھی ہیں۔ تُو یاد رکھیں خُدا آپ کے بارے میں ایسا ہی سوچتا ہے کہ آپ اپنے دل میں گناہ کر چُکے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کہیں کہ آپ شادی شُدہ نہیں ہیں اور یہ اصول مُجھ پر اطلاق نہیں کرتے لیکن بائبل مقدس کے مطابق بُرے خیالات، ہوس، شہوت پرستی، کسی کے جسم کا لالچ سب زنا کے زمرے میں آتے ہیں۔ (متی 5 باب 28 آیت)، (1 تمتھیس 1 باب 10 آیت) (عبرانیوں 13 باب 4 آیت) بائبل مقدس بتاتی ہے کے زانی خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوں گے۔ (1 کرنتھیوں 6 باب 9 آیت)۔

اب دیکھیں کہ آپ نے اِس امتحان کو پاس کیا یا آپ نے احکام کو تُوڑ دیا۔ ابھی آٹھ احکام مزید ہیں بائبل مقدس فرماتی ہے کہ اگر آپ نے ایک حکم کو تُوڑا آپ تمام احکام کو تُوڑنے کے مرتکب ہُوئے ہیں۔ (یعقوب 2 باب 10 آیت) اگر ایک قاتل جیل میں ہے اور اپنا کھانا دُوسروں کے ساتھ بانٹ کر کھاتا ہے یہ اُس کے لیے اچھا ہے لیکن پھر بھی وُہ ایک قاتل ہے۔ اسی طرح جو لوگ دوسروں کے مقابلے میں اچھے ہیں جب دس احکام کی بات ہے تُو وہ خُدا کے سامنے قصوروار اور مجرم ہیں۔

''سب نے گُناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہوئے۔ (رومیوں 3 باب 23 آیت) خُدا آپ کو ہرگز ایک اچھے شخص کے طور پر نہیں دیکھتا۔ بلکہ وہ اپنے معیار کے مطابق دیکھتا ہے۔ خُدا آپ کو ایک جُھوٹے قاتل کے طور پر دیکھتا ہے۔ کیا ایک جھوٹا قاتل جنت میں داخل ہو گا؟ کیا وقت گُناہ کو مُعاف کر دے گا؟ اگر ایک شخص نے 30 سال پہلے قتل کیا ہے تُو بھی وہ قاتل ہے۔ کیا آپ خُدا کو تاوان ادا کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص آئے اور آپ کے خاندان کو قتل کر دے، اور آپ کو پیسہ دے کہ مجھے جانے دیں تو کیا آپ اُسے جانے دیں گے۔ وُہ شخص مجرم ہے اور سزا کا مستحق ہے۔

اسی طرح آپ وہ شخص ہیں جیسا کہ ناتن نبی نے حضرت داوٗدؑ کو بتایا جب اُس نے خطا کی۔ (2 سموئیل 12 باب 7 آیت) آپ کی نیکی یا اچھائی کی بنیاد پر آپ کے لیے کوئی اُمید نہیں کہ خُدا آپ کے گُناہ معاف کر دے گا۔ تب بھی جب آپ کو اپنے کیے پر شرمندگی اور افسوس ہو۔ قانون آپکی موت کا مطالبہ کرتا ہے۔ خُدا پاک ہے اور وہ سوچ، خیالات اور قول اور فعل میں کمال پاکیزگی چاہتا ہے۔ آپ کے گُناہ خُدا کی لامحدود پاکیزگی کے خلاف ہیں سو آپ کے لیے صحیح سزا دوزخ میں ہمیشہ کا عذاب ہے۔ بائبل دوزخ کو ایک آگ، اندھیرے، اور رونے کی جگہ کے طور پر بتاتی ہے۔ اور اگر آپ خُدا کے غضب کو اپنے گُناہوں سے مطمئن کرنے کے لیے کچھ ادئیگی کا سوچتے ہیں تو آپ کو ہمیشہ کے لیے دوزخ کی طرف جانا ہو گا۔ علاوہ اس کے اگر خُدا کو کوئی چیز دینے کی کوشش ہے تُو وُہ خُدا کو رشوت دینے کی کوشش ہے۔ (زبور 49 7 تا 9 آیت)۔

اِب زرا اِس پر غور کریں، ایک آدمی بینک کو لُوٹتا ہے اُسے پکڑ لیا جاتا ہے اُور جج کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جج کہتا ہے کہ ''تم مجرم ہو دس لاکھ روپے جُرمانہ ادا کرو ورنہ میں آپ کو ہمیشہ کے لیے جیل بھیج رہا ہوں۔ اُس شخص کے پاس کوئی پیسے نہیں تھے کہ جُرمانہ ادا کرے، وہ ایسے کسی شخص کو نہیں جانتا جو اُس کے لیے جُرمانہ ادا کرے۔ ٹھیک اُسی وقت جب جج اُس کو جیل بھیجنے لگا، ایک اجنبی شخص عدالت میں داخل ہوا جسے مجرم نہیں جانتا تھا، جج سے مخاطب ہوا اور کہا ''میں نے وہ بینک خرید لیا ہے جسے اِس شخص نے لُوٹا تھا، میں اِس شخص کا جرمانہ ادا کروں گا۔ یہ مجھے نہیں جانتا لیکن میں نے فیصلہ کیا ہے کے میں اِس پر رحم کروں تب بھی جب یہ اِس کا مستحق نہیں ہے''۔ وہ اجنبی شخص جرمانہ ادا کرتا ہے اور جج مجرم سے کہتا ہے ''جرمانہ ادا ہو چُکا ہے اور قانون مطمئن ہے قانون اب آپ کی مزید سزا کا مطالبہ نہیں کرتا، اب آپ گھر جانے کے لیے آزاد ہیں''۔ آپ اِس اجنبی شخص کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ یہ اسی طرح ہے جیسا یسوع المسیح نے آپ کے لیے کیا، یہ کلام خُدا کی خوشخبری ہے۔ آپ نے اپنے گنُاہوں کا فدیہ حاصل کیا ہے جو آپ ادا نہیں کر سکتے تھے۔ مسئلہ یہ نہیں کے آپ نے کئی بار گناہ کیا سچائی یہ ہے کہ آپ نے خُدا کے خلاف گناہ کیا ہے۔ یسوع المسیح نے اپنے آپ کو آپ کے گناہوں کے لئے صلیب پر قربان ہونے کے لئے پیش کیا۔ (1 پطرس 3 باب 18 آیت)۔ اُسے آپ کے لیے مرنا نہ تھا بلکہ اُس نے خُود اپنی محبت اور رحم کی وجہ سے اپنے آپ کو آپ کے لیے فدیے کے طور پر چنا۔ اور آپ کے گُناہوں کے لیے خُدا کا غضب المسیح پر پڑا۔ کلام مُقدس المسیح کو ''خُدا کا برہ'' بتاتا ہے۔ (یوحنا 1 باب 36 آیت) یہ اِس وجہ سے ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں لوگ گُناہوں کی معافی کے لیے برہ کی قربانی دیتے تھے۔ (خروج 12 باب 3 آیت)۔ یہ ہی المسیح کی تصویر ہے المسیح نے اپنے آپ کو صلیب پر مرنے کے لیے پیش کیا، آپ کی خاطر خُدا کے غضب کو برداشت کیا اور جس موت کے آپ حق دار تھے اُس کو اپنے اُوپر لے لیا۔